THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

نمبر ۱۶	مورخہ ۲۸ ؍ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء	جلد ۲۶

۲۶ ؍ مئی کو ہمیشہ یاد رکھو

الحکم کا یادگاری نمبر دس ہزار شایع کرو

(۱)

دنیا کی تاریخ میں ۲۶ ؍ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کی تاریخ ایک نہ بھولنے والی تاریخ ہے۔ کیونکہ یہ وہ دن ہے۔ جس دن خدا تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ۔ جو دنیا میں مسیح موعود اور مہدی مسعود کے نام سے آیا۔ اور جس نے مذہبی دنیا میں انقلاب عظیم کی موج پیدا کر دی۔ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم وصال اسی طرح مبارک اور سلامتی کا دن ہے جس طرح آپ کا یوم پیدایش۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جو لوگ دنیا کی اصلاح و تہذیب نفوس کے لئے آتے ہیں۔ ان کی زندگی ان کی موت ان کی ہر حرکت و سکون خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر اور دنیا کے لئے موجب خیر و برکت ہوتی ہے۔

(۲)

فطرت انسانی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ تاریخی واقعات سے ان میں ایک تحریک اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ یہی وہ سر ہے جو دنیا میں یادگاروں کے قائم کرنے کے اصول کی تہ میں کام کرتا ہے۔ اور یہی راز ہے جو بعض مقامات پر انسانی قلب کے اندر خاص قسم کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ انسانی فطرت کے اس پاک جذبہ سے کام لینا بھی ایک سعادت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی اینٹ پتھر کی یادگار کا سوال مجھے پیش نہیں کرنا ہے۔ اس لئے کہ آپ کی جماعت آپ کا سلسلہ آپ کا کام ایک غیر فانی یادگار ہے بلکہ مجھے فطرت کے اس راز کو پیش کر کے ۲۶ ؍ مئی کے عظیم الشان دن کے واقعہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریک کرنا مدنظر ہے۔

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشاعت اسلام اور نشر ہدایت کے لئے آئے تھے۔ اس لئے آپ کے پیغام کو پہونچانے کے لئے الحکم کا یادگاری نمبر کم از کم دس ہزار شائع کرنا میرے زیر نظر ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس تعداد کو پورا کر دیں۔ تاکہ یہ نمبر اشاعت پذیر ہو سکے اگر آپ نے ابھی تک درخواست نہیں بھیجی۔ تو فوراً درخواست کر دیجئے۔

احمدیہ انجمن۔ صدر انجمن احمدیہ کے نقش قدم پر چل کر اس کی خریداری کے لئے درخواست کریں۔

کیونکہ اگر یہ تعداد مطلوبہ پوری نہ ہوئی۔ تو مجھے خطرہ ہے کہ میں اسے شائع نہ کر سکوں۔ اور یہ ذمہ داری جماعت کے سر رہ جائے گی۔ پس احباب جلد درخواستیں بھیجدیں۔ قیمت حسب ذیل ہوگی۔

۱۰۰	کاپی	۵؍
۵۰	کاپی	لعہ؍
۲۵	کاپی	صہ؍
۵	کاپی	۴؍

(۴)

جماعت کے اہل قلم بزرگوں سے التماس

یادگاری نمبر کے لئے نظم و نثر میں مضمون بھیجئے۔ یہ مضامین حضرت اقدس کی سیرۃ آپ کے کام اور مقاصد کے اثر اور تحریک پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ ۸ ؍ مئی سنہ ۱۹۲۴ء کے بعد کا آیا ہوا کوئی مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

عرفانی

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

حکومت انگورہ کیا کر رہی ہی؟

حکومت انگورہ نے خلافت کی تنسیخ اور خلیفہ کے عزل کے بعد مذہبی نقطۂ خیال سے جو کام اب تک کیا ہے وہ سخت حیرت خیز اور افسوسناک ہے ؛

ہیں جمہوریہ ترکیہ کی کامیابی اور برومندی کا دل سے خواہاں ہوں۔ اس لئے کہ وہ اسلامی حکومت ہے۔ اور کوئی بھی اسلامی طاقت کہیں بھی ہو۔ اس کی ترقی اور کامیابی قدرتی طور پر مسرت انگیز ہوتی ہے۔ لیکن جب اسلام اور شریعت کا استخفاف کیا جائے۔ تو وہ قابل چشم پوشی نہیں ہوتا الحکم جو ایک خالص مذہبی پرچہ ہے۔ اور جس کو سیاسیات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ ٹرکی کے معاملات پر اسی لئے بحث کرنے پر مجبور ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اس غلطی سے آگاہ کرے۔ جو اب تک انہوں نے کی ہے۔ اور آئندہ جس کی طرف وہ جا رہے ہیں۔ اور اس کا اثر مسلمانوں کے اموال اور ان کے وقار قومی پر پڑ رہا ہے ؛

آج تک انہوں نے لکھو کھا روپیہ خلافت کے نام سے لیا۔ اور جو کچھ اس کا حشر ہوا وہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ باوجود اس تلخ تجربہ کے مسلمانوں کو پھر غلطی اور اندھیرے میں رکھا جاتا ہے۔ ترک بار بار ہندوستان کے مسلمانوں کو جواب دے چکے ہیں۔ کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے انتظامی معاملات میں مداخلت کا کوئی حق دینے کو آمادہ نہیں۔ اور اس معاملہ میں وہ حق پر ہیں۔ وہ اپنی ضرورتوں اور اپنی مشکلات کو ہندوستانی لیڈروں سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں نے ترکوں کی مالی مدد کر کے ان کو خرید نہیں لیا ہے۔ اور ترکوں نے ان کو یہ سبق دیا ہے۔ کہ ہم تمہاری ہر درخواست کو محض اس لئے قبول نہیں کر سکتے۔ کہ تم نے کچھ سکے یہاں بھیجے ہیں۔ مگر ہندوستانی مسلم ہیں کہ تار پر تار دئے جاتے ہیں ؛

ایک طرف کہا جاتا ہے کہ خلافت موروثی عہدہ نہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ اور دوسری طرف یہ ہندوستانی مسلمان خلافت کو ترکوں میں ہی مخصوص کرنے پر زور دے رہے ہیں ؛

جمعیۃ العلماء کے علماء کا علم سلب ہو گیا ہے۔ جو وہ اس پر اصرار کر رہے ہیں ؛

اب ہندوستان کے مسلمانوں پر یہ حقیقت بے نقاب ہو جائے گی۔ کہ ان مسلم لیڈروں کی شور و پکار خلافت کے متعلق کس قسم کی تھی۔ اگر وہ مذہب کی حمایت کے حقیقی جذبہ کا نتیجہ تھی۔ تو جمہوریہ ترکیہ کے خلاف ملامت کا ووٹ پاس کریں گے۔ اور جمعیۃ العلماء کی ٹکسال سے

کفر کا فتویٰ نافذ کیا جائیگا

بلکہ ترکوں کے خلاف اعلان جہاد کر دیں گے۔ اور اگر خاموشی سے گذر گئے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ساری تگ و دو

صرف روپیہ جمع کرنے کا بہانہ تھا

بہر حال یہ واقعات ثابت کریں گے۔ اب حکومت انگورہ کیا کر رہی ہے ؟ اس پر غور کرو۔ مذہب کے ساتھ حکومت کا کیا سلوک ہو رہا ہے۔ یہ ایک سوال ہے جس پر ہندوستانی مسلمان سوچیں۔

میں اپنی طرف سے کوئی ریمارک نہیں کروں گا۔ جو کچھ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اسے درج کر دیتا ہوں۔

رمضان میں مسجدوں میں نماز تراویح کی ممانعت

عربی اخباروں میں ایک تار چھپا ہے۔ کہ انگورہ کی حکومت نے ممانعت کر دی ہے۔ کہ آئندہ ماہ رمضان میں مسجدوں میں بلا اجازت معتمد حکومت نمازیں ادا نہ کی جائیں شاید اس سے وہ نفلی نمازیں ہوں گی۔ جو رات بھر مسجدوں میں ادا ہوتی ہیں۔ تاہم یہ حکم ایک شرارت انگیز حکم ہے۔ جسکو مذہب سے کوئی علاقہ نہیں۔ کمالی پارٹی والے کیا مذہب رکھتے ہیں۔ سنی حنفی تو یہ قطعی نہیں ہیں۔ اگر سنی ہوتے تو منصب خلافت ہرگز نہ توڑتے۔ پھر کیا جبریہ قدریے معتزلہ وہابیہ شیعہ خارجیہ ہیں۔

ترکی میں دینی مدارس بند کر دئے گئے

ترکی میں دینی اور مذہبی مدارس بند کر دئے گئے۔ وہاں کے طلبائے علم کو مدرسہ اعدادی میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا۔ اور ان کو پگڑیاں اتارنے کے لئے کہا گیا۔ پگڑی صرف مذہبی پیشواؤں کے لئے رکھی گئی۔ ترکی زبان جو پہلے عربی حروف میں لکھے جاتے تھے۔ یہ رسم خط موقوف۔ بجائے اس کے لاطینی میں لکھی جائے گی ؛

شیخ الاسلام کا عہدہ منسوخ کر دیا

حضرت شیخ الاسلام کو عصمت نے برطرف کر دیا۔ اور شیخ الاسلامی کا عہدہ توڑ دیا۔ ہلاکو خاں کی یاد عصمت نے تازہ کی۔ آخر یہ مغل بھی تاتاری تھے اور ترکی بھی اصل میں تاتاری ہیں۔ کیا تم اس ملت فروشی پر دنیا میں سلامت رہوگے۔ ہرگز نہیں۔ دیکھو کہ کیا ہونا ہے۔

حج کی ممانعت کا اعلان

انقرہ میں اناطولیہ ایجنسی نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔

ہمارے ملک میں ترکوں نے حج کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ وہاں شاہ حسین کی حکومت قائم ہے۔ اس ملک میں جو ترک پائے جاتے ہیں۔ ان کو باہر آنے کی اجازت اب تک نہیں دیجاتی۔

یہ خبریں اپنی وضاحت آپ کرتی ہیں۔ کسی ریمارک کی محتاج نہیں۔ مرکزی خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء امید ہے کہ ان کی حقیقت پر روشنی ڈالیں گی۔ یا اس کی کوئی تاویل کر کے اسلامی پبلک کو مطمئن کریگی ؛

سیاست حاضرہ

مجاہد مصری کا مشورہ

عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب مجاہد مصر نے اپنے تازہ ترین خط میں جو ۸ راپریل ۱۹۲۴ء کا لکھا ہوا ہے حسب ذیل مشورہ دیا ہے :-

"میرے نزدیک الحکم میں سیاست حاضرہ کے عنوان سے ہر ہفتہ ایک نوٹ چھپنا چاہیئے۔ جس میں دنیا کی سیاست پر بحث یا کم از کم واقفیت ہو ہمارے اخبارات سیاست حاضرہ سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ جماعت کو اس لئے عام حالات کا علم نہیں ہوتا۔ ایک ترقی کرنے والی قوم بلکہ کل کو دنیا کی تمام اقوام کو ہدایت کرنے والی قوم کے افراد کی تربیت کے سب سے زیادہ ذمہ دار اخبارات ہیں۔ اور اگر اخبار نویس صحیح اور مناسب تربیت نہیں کریں گے۔ تو قوم کی بہترین ترقی کے راستہ میں وہی روک ہوں گے۔ اور دوسرے الفاظ میں مجرم ہوں گے۔ میرے خیال میں قوم کو زمانے کی نشیب و فراز سے واقف کرنے کی سخت ضرورت ہے "

(الحکم) عجیب اتفاق ہے کہ میں نے بھی اس ضرورت کا احساس کیا ہے اور الحکم میں کسی قدر تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ فی الحقیقت سیاست حاضرہ سے جماعت کو واقف کرنا ضروری ہے۔ اور اس خصوص میں ہماری طرف سے کوتاہی ہوئی ہے۔

مجاہد مصر مصری آب و ہوا میں رہ کر اخبار نویسوں کے کام اور منصب کا اندازہ کرتا ہے۔ احمدی جماعت میں ایک خصوصیت ہے کہ وہ خدا تعالے کے قائم کردہ خلیفہ کی قیادت میں ترقی کر رہی ہے۔ اس قوم کا عملی پروگرام وہ خلیفہ تیار کرتا ہے۔ اخبار نویس اس پروگرام کو اپنا نصب العین بنا کر جماعت کو اس کی طرف لانے کے لئے ذمہ دار نہیں۔ وہ خود کوئی پروگرام قوم کے سامنے نہیں رکھ سکتے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اگر وہ جماعت کو حالات حاضرہ سے واقف نہ رکھیں اور ان کے معلومات میں اضافہ نہ کریں تو ضرور جوابدہ ہیں۔

الحکم اس ضرورت کا احساس کر چکا ہے۔ اور انشاء اللہ اس کی آئندہ اشاعتیں اس امر کا ثبوت دیں گی۔ کہ وہ اس ضرورت کو پورا کرنے میں خدا کے فضل سے اسی طرح سابق ہے۔ جیسے قوم میں اخباری مذاق پیدا کرنے کے لئے خدا نے اس کو سابق بنایا ہے۔ اور یہ تعلیم اس نے حضرت امام سے بھی

ہندو مذہب کی ذلّت آفریں شکست کا نظارہ

اِنسانیت کی بیحرمتی اور اخلاق کا خون

خدا کی زمین پر چلنے کا حق نہیں!

ہندو تہذیب اور ہندو روحانیت کا نظارہ ویکم میں دیکھنا چاہیئے۔ جہاں انسانیت اور اخلاق کا خون بہایا جا رہا ہے۔ وہ سڑکیں جہاں کتے اور گدھے چل سکتے ہیں۔ جہاں پاخانہ اور پیشاب ہو سکتا ہے۔ وہ خدا کے بندوں کے لئے ممنوع قرار دی گئی ہیں۔ محض اس لئے کہ

ان کے چلنے سے ناپاک ہو جاتی ہیں

یہ ہے وہ ہندو تہذیب اور ویدک روحانیت جس کے جھنڈے کے نیچے لانے کے لئے شور مچایا جاتا ہے یہ ظلم ان انسانوں پر کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے دیوتاؤں کی سرزمین (ہندوستان) میں جنم لیا ہے۔ جو اس تیرہ خاک ہند میں پرورش پاتے رہے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ اسی مٹی سے پیدا ہوتے آئے ہیں۔

یہ اچھوت جن کے قدم خدا کی زمین کو (ہندو مذہب کے موافق) پلید کر رہے ہیں۔ اپنے پیدائشی اور فطرتی حق کو پانے کے لئے ان سڑکوں پر گرفتار ہو رہے ہیں۔ اور اب حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ پولیس مجبور ہو گئی ہے کہ گرفتاریاں نہ کرے۔ اور صرف راستہ روک کر بیٹھی رہے۔

اور اچھوت لوگ اپنا قدرتی حق حاصل کرنے کے لئے ان سڑکوں کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ حکومت کے قائم مقام نے اچھوتوں کو کہا کہ اگر ان سے بہتر سڑکیں تمہارے لئے دیدی جاویں تو کیا وہ رضامند ہو جائیں گے۔ مگر انہوں نے کہا کہ

ہمکو ممنوعہ سڑکوں پہ چلنے کی ہی اجازت ہونی چاہیئے

ان کا مطالبہ درست اور جائز ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ان کو ممنوعہ سڑکوں پر چلنے کا حق نہ دیا جائے۔ ہم کو اس اچھوت قوم سے پوری ہمدردی ہے۔ اور انسانیت کی اس ہتک کو کوئی شریف انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ کتوں اور جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاوے۔

یہ ہندو مذہب کی تہذیب اور روحانیت کی ایک ایسی شکست ہے کہ اس کی تلافی ناممکن ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اس اعتراض کا کوئی جواب نہیں رکھتے اور اسلام کی مساوات کے مقابلہ میں اپنی اس ذلت کو محسوس کرتے ہیں۔ اس وقت اچھوتوں کیلئے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں مگر حقیقت یہی ہے کہ جب تک اسلام کے اصولوں کے سامنے سر نہ جھکایا جائیگا۔ انسانیت کی تذلیل کے نظارے دور نہ ہوں گے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو متحد ہو کر اس فرض کو ادا کرنا چاہیئے اور ہندوستان کے اچھوتوں کو وہ محبت آمیز پیغام پہونچائیں۔ جو

انما المومنون اخوۃ

کے شیریں اور راحت افزا الفاظ میں دنیا کو دیا گیا ہے۔ اسلام ہی ان لوگوں کے درد کی دوا ہے۔ اگر ہندو اچھوتوں کے ملانے کا کام کر رہے ہیں تو یہ بھی اسلام کی فتح ہے۔ اور اسلامی اصولوں کی شاندار کامیابی ہے۔ اس کے خوف سے ہندوؤں کو یہ فکر ہوئی ہے کہ اگر وہ ان کو ملانے کا فکر نہ کریں گے تو سات کروڑ کی ایک اور جماعت اسلام کو مل رہی ہے۔ بہرحال اس تحریک سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کو متحد ہو کر اپنے ان بھائیوں کی خبر لینی چاہیئے۔

پربندھک کمیٹی کا سکھوں کو صحیح مشورہ

سکھوں کی مشہور پربندھک کمیٹی نے کہا جاتا ہے کہ سکھوں کو مشورہ دیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرنا چاہیئے۔

یہ مشورہ نہایت دانشمندانہ سپرٹ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اکثر مقامات پر اس قسم کی شکایتیں سننے میں آئی ہیں کہ سکھ مسلمانوں کو اذان دینے سے روکتے ہیں۔ اور اس طرح پر ان کے مذہبی معاملات میں دخل انداز ہوتے ہیں۔ ہر قوم اور ہر شخص اپنے فریضہ مذہب کے ادا کرنے میں قطعاً آزاد ہونا چاہیئے۔ خواہ ہم ذاتی طور پر اس کو پسند نہ بھی کرتے ہوں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وسعت حوصلگی اور اسلام کی رواداری کا عملی نمونہ اس طرح پر دکھایا کہ نصارے نجران کو مسجد نبوی میں اپنی عبادت کر لینے کی اجازت دیدی تھی۔

اور اب خود مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے مخالف الرائے مسلمانوں کو بھی مسجدوں میں آنے سے روکتے۔ اور جنگ کرتے ہیں۔ تا بہ دیگراں چہ رسد

بہرحال پربندھک کمیٹی کا یہ مشورہ بہت قابل تعریف ہے۔ اور اگر سکھوں نے اس پر عمل کیا تو اس کے نتائج بہت خوشگوار ہوں گے۔

کیا نماز اور آرتی کے تصادم کا فیصلہ نہیں ہو سکتا

آئے دن اس قسم کی شکایات ہوتی رہتی ہیں کہ مسجد کے پاس سے باجا بجتا ہوا گیا۔ اور مسلمانوں نے احتجاج کی اور بالآخر فساد ہو گیا۔ اس قسم کے واقعات کثرت سے ہوتے ہیں۔ اور کوئی تدارک اور اصلاح ان میں نہیں ہوتی۔ ابھی ابھی کانپور میں فساد ہو گیا قومی اور ملی معاہدہ تحریر ہوتے ہیں اور فضول اور لغو بحثوں میں ان کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اور ان کا وجود بھی قائم نہیں رہتا۔

جہانتک واقعات سے پتہ لگتا ہے ہندو اور مسلمان لیڈر اپنی قوموں کو اُتو بنا رہے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے سب کچھ قربان کر دینے کے وعظ تو ہوتے ہیں۔ مگر اس اتحاد کی کوئی عملی سکیم نہیں پیش کی جاتی۔ اگر محض کھدّر پہن لینے اور انگریزوں کے خلاف چند جلی کٹی باتیں سنا دینے سے ملک کی فلاح ہو سکتی ہے۔ تو بہت عرصہ سے ہو جانی چاہیئے تھی۔ مگر یہ نسخہ مجرب نہیں۔ آؤ اس سے توبہ کرو۔ اور اصل صراط مستقیم کو اختیار کرو

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے فسادات اور جھگڑوں سے باز آئیں۔ اسلام اس کی ہدایت نہیں کرتا۔ اگر مسجدوں کے پاس سے باجا بجتا ہوا چلا جائے تو تمہاری عبادت اگر خدا کے لئے ہے۔ ضائع نہ ہو جائیگی تم اپنے اخلاص اور عقیدہ کے موافق اپنے عمل کی جزا پاؤ گے۔ ہندوؤں سے اس قسم کی باتوں پر الجھنا شیوہ اسلام نہیں ہے۔

یہ نری ضد ہے کہ باجا بجتا ہوا نہ گذرے تم اس قسم کے مطالبات چھوڑ دو۔ ہندو ایسے بے حس نہ ہوں گے۔ کہ وہ تمہارے مذہبی جذبات کی تکریم نہ کریں۔ اور گر نہ بھی کریں تو بھی تم ان سے یہ توقع کرتے ہی کیوں ہو جبکہ وہ اسلام کو نہیں مانتے۔ اس قسم کے جھگڑے تمہاری قوت اور طاقت کو کمزور کر دیں گے۔ تمہارا وقت ضائع ہو گا۔ اور مالی قوت برباد ہو گی۔ تم اپنی طرف سے قدم اٹھاؤ۔ اور یہ امر ہندوؤں پر چھوڑ دو اگر وہ اپنے ملک اور قوم کے خیر خواہ ہوں گے۔ اور اتحاد و اتفاق کی کوئی قیمت ان کی نظر میں ہو گی تو وہ اس فعل سے خود باز آ جائیں گے۔ مسجد کے پاس باجا بند کرنے سے ان کے مذہبی احساسات مجروح نہیں ہوتے۔ اور نہ مذہب کے کسی رکن کی تعمیل میں کمی ہوتی ہے۔

پس تم اس نسخہ کو آزماؤ۔ اور دیکھو۔ کہ کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

مجھے اندیشہ ہے کہ علماء سوء مسلمانوں کو اس طرف نہ آنے دیں گے۔ اور وہ یہ کہکر گمراہ کر دیں گے۔ کہ

یہ آواز قادیان سے آئی ہے مت مانو

ساری دنیا میں ایک ہی بار تبلیغ ہو سکے گی

بے تار کی ٹیلیفون کا جدید کرشمہ لندن میں ظاہر ہوا ہے۔

۲۳ اپریل ۱۹۲۴ء کو ملک معظم نے شاہی نمائش کا افتتاح کیا۔ ملک معظم نے البرٹ ہال میں جو افتتاحی تقریر کی۔ اسے بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ برطانیہ عظمیٰ کے ہر حصہ میں پہونچایا گیا۔ جہاں تقریر کا ایک ایک لفظ نہایت صفائی سے سنا گیا۔ بہت سے شہروں میں آواز کو بلند کرنے والے آلات لگائے گئے تھے۔ جن کے گرد لوگوں کے ہجوم جمع تھے۔ البرٹ ہال میں دو ہزار کے قریب لوگ جمع تھے۔ مگر اندازہ کیا گیا ہے کہ بے تار کی ٹیلیفون کے ذریعہ ۱۰ لاکھ آدمیوں نے ایک ہی وقت ملک معظم کی تقریر سنی۔ تقریر ہی نہیں۔ بلکہ بینڈ اور تالیوں کی آواز کو بھی سنا۔

اس جدید دریافت نے ہماری **تبلیغی** امید کو بہت وسیع کر دیا ہے۔

حضرت امام مرکز سلسلہ سے بدون اشد ضرورت کے باہر نہیں جا سکتے۔ آپ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ جو اثر اور درد رکھتے ہیں۔ وہ دوسروں کی **زبان قلم** اور قلم زبان میں حاصل اتنی قوت نہیں رکھتے۔ اس دریافت سے امید ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت **خلیفۃ المسیح** کی تقریر وقت واحد میں دنیا میں سنائی جا سکے گی۔

جب شروع شروع میں یہاں فونوگراف آیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک روز یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ "میری تقریر اس میں بھردی جاوے اور تمام بڑے بڑے شہروں میں جا کر اسے سنایا جاوے" وہ بات کسی دوسرے وقت کے لئے خدا تعالےٰ نے مقدر کی تھی۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ چاہے تو ایک ہی وقت ساری دنیا میں

پیغام امام

پہونچ جایا کرے۔ اور لوگ حضرت ہی کے منہ سے اس صداقت اور **نور** کی حقیقت سنینگے۔ جو خدا تعالےٰ نے دنیا کی نجات کے لئے بھیجا ہے :۔

خلافت کمیٹیاں پہلے سے سوچ رکھیں

انگورہ کے اخبار الملیری کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سوئزرلینڈ کے اخبارات حکومت کو مشورہ دے رہے ہیں کہ عبد المجید خاں کو اپنے حدود سے خارج کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کے دو بیویاں ہیں۔ اور یہ امر خوا آئین سوئزرلینڈ کے خلاف ہے۔ پہلے حکومت نے انہیں اس بات سے روکا ہے۔ کہ اگر وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا پروپیگنڈا کریں گے تو یہاں سے نکل جانا ہوگا۔ اور اب اخبارات نے یہ بحث اٹھائی ہے۔ انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے کہ مصیبت تنہا نہیں آتی۔ میری رائے میں مرکزی خلافت کمیٹی کو اس کے لئے پہلے سے فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ بالفرض اگر معزول خلیفہ کو وہاں سے نکلنا پڑے تو اسے کہاں رکھا جاوے؟ اور چونکہ جمہوریہ ترکیہ نے وظیفہ بھی بند کر دیا ہے ہندوستان کی مرکزی خلافت کمیٹی کا فرض ہے کہ جو روپیہ **خلافت فنڈ** میں جمع ہے وہ فوراً سوئزرلینڈ بھیجدیا جائے۔ اور آئندہ جسقدر چندہ جمع ہوتا رہے وہ باقاعدہ سلطان عبد المجید خاں صاحب خلیفہ معزول کی خدمت میں جاتا رہے

الفضل کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ خارج ہو گیا

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ ظہیر الدین نے الفضل کے ایڈیٹر اور پرنٹر کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا ایک مقدمہ دائر کیا ہوا تھا۔ جو ایک عرصہ سے گوجرانوالہ میں چل رہا تھا۔ یہ لالہ برکت رام صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر تھا اس مقدمہ میں ظہیر الدین کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب بھی گواہ تھے۔

۲۲ اپریل ۱۹۲۴ء کو یہ مقدمہ عدالت مذکور میں پیش ہو کر خارج ہو گیا۔ اور عدالت نے ظہیر الدین کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کرے کہ کیوں اس سے مستغاث علیہم کو ہرجانہ نہ دلایا جاوے۔

اس مقدمہ کی پیروی میں ایڈیٹر صاحب الفضل اور پرنٹر اخبار مذکور کو جو تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ ہر شخص اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی کو بعض اوقات آگرہ سے جہاں وہ انسداد ارتداد کی مہم میں کام کرتے تھے آنا پڑا ہے۔ اور ایک کثیر رقم ان کو خرچ کرنی پڑی ہے۔ ایسا ہی ایڈیٹر الفضل کو بعض اوقات اپنے منصبی فرض کی تکمیل اور پیروی مقدمہ میں تصادم ہو جانے کے باعث بعض وقت خاص طور پر مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک مرتبہ گوجرانوالہ میں مقدمہ کی تاریخ تھی۔ اور اسی تاریخ لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر تھا۔ جس کو انہوں نے قلمبند کرنا تھا۔ اس کے لئے **خاص طور پر** لاہور سے موٹر ان کے لئے بھیجا گیا۔ تب وہ وقت پر آسکے۔ بہرحال اس مقدمہ کے فیصلہ نے **حق کا بول بالا کیا۔**

عدالت نے قانون کے جائز احترام اور انصاف کے علم کو بلند کرنے میں جس قابلیت سے کام لیا ہے وہ ہماری کسی تعریف کا محتاج نہیں۔

بجو درست ہے۔ ہمارے ہاں جب سے سلسلہ عالیہ احمدیہ قائم ہوا ہے، خطبہ اردو اور پنجابی زبانوں میں ہوتا رہا ہے۔ **خطبہ جمعہ** کی اصل غرض و منشا بغیر اس کے پوری ہی نہیں ہو سکتی ہمکو یقین ہے کہ دنیا انہیں اصولوں کیطرف آکر رہیگی۔ جواب حقیقی اسلام کے ہیں۔ اور جسکا زندہ نمونہ قادیان میں ہی آج تم دیکھتے ہو۔ مگر وقت آتا ہے کہ تم نیاز مندی کیساتھ سر جھکاؤ گے؟

پلیگ یا پیام موت

اس عنوان سے ۲۰ اپریل کے طالب میں ایک نظم شائع ہوئی ہے اسکا پہلا شعر یہ ہے۔

> ظہور قہر الٰہی ہے تو جہاں کیلئے
> بلائے ناگہاں ہے جان ناتوان کیلئے

حقیقت میں یہ قہر الٰہی کا ظہور ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ غضب اس لئے نازل ہوا ہے کہ تا اہل دنیا کو معلوم ہو کہ ۱۸۹۸ء میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود نے جو کچھ کہا تھا پورا ہو۔

اس وقت طاعون کی پیشگوئی پر ہنسی کی گئی اور کہا گیا۔ کہ جلد دور ہو جائے گی۔ مگر خدا سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس کے دورے ملتے ہوتے رہیں۔

اور یہ عذاب اپنا اثر پھر دکھا رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے مرسلوں کی توہین اور ان پر ہنسی ٹھٹھا کبھی اچھے پھل پیدا نہیں کیا کرتا۔ اب بھی وقت ہے کہ سنبھل جاؤ۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر صلح کرو کہ وہ غفور الرحیم ہے۔

روس میں پلیگ شروع ہو گئی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ طاعون کا دورہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ یورپ کے بعض ممالک میں بھی ہوگا۔

۲۴ اپریل کا ماسکو کا تار مظہر ہے کہ ضلع شور سکان صوبہ اموداریہ اور خیور میں مہلک پلیگ شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے آمین۔

خطبہ جمعہ میں کسی کا نام لینا ضروری نہیں؟

پچھلے دنوں یہ بحث بڑی گرما گرمی سے جاری تھی کہ خطبہ میں خلیفۃ المسلمین کا نام لیا جائے۔ اور خلیفۃ المسلمین کے معزول ہو جانے پر مولانا شوکت علی صاحب نے برقی تار ہدایات بھیجکر مسجدوں کے ملانوں کو معزول خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھنے پر آمادہ کیا۔

اب ترکی کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وہاں کے مفتی اعظم نے فتوےٰ دیا ہے کہ خطبہ میں کسی کا نام لینا ضروری نہیں۔ اور نہ یہ شریعت کا کوئی حکم ہے خطبہ عربی زبان میں پڑھا جاوے اس لئے اب وہ ۵۲ خطبہ تصنیف فرما رہے ہیں۔ جو سال بھر کے لئے کافی ہوں گے۔ اور ترکی زبان میں ہوں گے۔

معلوم نہیں آستانہ کے مفتی اعظم کا یہ فتوےٰ ہمارے مفتی کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلماء پر کیا بجلی گرائیگا؟ اور مولانا شوکت علی کے تار کی کیا حقیقت باقی رہنے دیگا۔ ہماری رائے ہیں آستانہ کے مفتی اعظم کا فتوےٰ بالکل :*:

داعیانِ اسلام کی جاں نثاریاں

تاریخ عالم سے یہ امر مسلّم ہے کہ دنیا میں صرف چار ہی تبلیغی مذہب ہیں۔ عیسائی۔ بدھ۔ زرتشت۔ اور اسلام۔ چونکہ پہلے تینوں مذاہب کے پھیلانے والے قسطنطین اعظم۔ مہاراجہ اشوک اور داراگشتاسپ جیسے زبردست بادشاہ تھے۔ اس لئے ان مذاہب کے مبلغین کو کسی قسم کی تکالیف و مصائب کا سامنا نہیں ہوا۔ بلکہ شاہی نظام کے ماتحت لاکھوں انسان خودبخود ان کا مذہب قبول کرتے رہے۔ برعکس اس کے مقدس اسلام کا ہادی عرب کا ایک یتیم تھا۔ لہٰذا یہ ایک ضروری امر تھا۔ کہ اس کی طرف سے حق و صداقت کی جو آواز بلند ہوتی۔ اسی کی مخالفت کی جاتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تبلیغ اسلام کرتے ہوئے آنحضرت صلعم پر اور آپ کے صحابہ کرام پر کفار عرب نے جس قدر ظلم و ستم کئے ہیں۔ ان کے حالات پڑھنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ یوں تو صحابہ کرام کی تبلیغی شہادتوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ لیکن اس مختصر سے مضمون میں ہم بطور "مشتے نمونہ از خروارے" صرف چند ایک کا ذکر کرتے ہیں:-

سکہ ھ میں شقی القلب کفار مکہ نے ایک وفد دربار سرکارِ دو عالم میں بھیجا۔ کہ ہمارے تمام قبائل اسلام قبول کرنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ صرف تبلیغ توحید کے لئے مبلغان اسلام ہی کے آنے کی دیر ہے۔ یہ پیغام صحابہ کرام کے لئے خوش کن تھا۔ رسول عربیؐ نے دس مبلغین اسلام کا قافلہ سردار عاصم بن ثابتؓ کی ماتحتی میں کفار کے وفد کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ جب یہ توحید کے علمبرداران کے علاقہ میں پہنچے۔ تو اُن کے دو سو جوان آئے۔ کہ انہیں زندہ گرفتار کر لیں۔ آٹھ مبلغان اسلام بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اور دو بزرگوار خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ گرفتار کر لئے گئے! ان دونوں بزرگوں کو بازار مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا گیا۔ بعد از فروخت کفار نے کئی روز بھوکا پیاسا رکھا۔ گمراہ کرنے کے لئے گوناگوں اذیتیں دیں۔ مگر ان حق و صداقت کے فرشتوں کے استقلال میں بال برابر فرق نہ آیا۔ آخرکار ظالم کفار نے رسول کریمؐ کے حبیب حضرت خبیبؓ کو صلیب کے نیچے لے جا کر کھڑا کر دیا۔ اور کہا۔ کہ "اگر اسلام ترک کر دو تو تمہاری جانیں بخشی جا سکتی ہیں" جواب ملتا ہے کہ "جب اسلام ہی نہ رہا تو جان کو رکھ کر ہم کیا کریں گے"۔ اب قریش نے پوچھا۔ کہ "اگر کوئی تمنا ہو۔ تو بیان کرو"۔ حضرت خبیبؓ نے کہا "دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دیجائے"۔ مہلت دی گئی۔ انہوں نے نماز ادا کی۔ حضرت خبیبؓ نے فرمایا کہ "میں نماز میں زیادہ وقت صرف کرتا۔ لیکن سوچا کہ قریش یہ نہ کہیں کہ موت سے ڈر گیا"۔ اب صلیب پر لٹکاتے ہوئے کفار نے دوسری دفعہ موقعہ دے کر کہا۔ کہ "اب وقت ہے۔ اگر اسلام چھوڑ دو یا کم از کم اتنا ہی موقعہ دیدو کہ تم آئندہ کبھی اسلام کی اشاعت نہیں کرو گے۔ تو تب بھی تمہاری جانیں بخشی جا سکتی ہیں"۔ دونوں بزرگوں نے جواب دیا۔ جب ہم تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔ تو اب یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ہم موت سے ڈر کر اس سے منحرف ہو جائیں۔ اگر تم ہماری ہڈیوں کو بھی پیس دو گے تو ان سے کلمۂ توحید کی آواز ہی نکلے گی"۔

یہ سن کر بے رحموں نے دونوں کو صلیب پر لٹکا دیا۔ اور نیزہ والوں نے نیزوں کی انیاں جسم میں چبھو چبھو کر سخت تکلیفیں دینے کے بعد شہید کر دیا۔ اللہ اکبر وہ کیسے مسلمان تھے۔ ان کو تبلیغ اسلام کتنی بڑی عزیز شے تھی۔ کہ اُن کے ہاں اس کے عوض جان شیریں کو قربان کر دینا ایک معمولی سی بات سمجھی گئی۔

تبلیغی شہادتوں کے درجات حاصل کرنے کی تمنا ول کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی مسلمان یہ سنتا کہ اس کا فلاں بھائی اشاعت اسلام کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ تو وہ بارگاہِ الٰہی میں دعائیں مانگتا۔ کہ خداوند کریم اسے بھی اس نیک موت سے اس دنیا سے اٹھائے۔

حرام بن ملحان مبلغ اسلام کا واقعۂ جانگاہ اس پر کافی شاہد ہے۔ کہ جب وہ تبلیغی نامہ نبوی لے کر عامر بن طفیل حاکم کے پاس پہونچا۔ تو حاکم جل کر کباب ہو گیا۔ حاکم نے جبار بن سلمٰی کو نیزہ مارنے کا حکم دیا۔ اس نے حرام بن ملحان کو چھاتی میں نیزہ مارا۔ نیزہ چھاتی سے پار نکل گیا۔ حرام بن ملحان منہ کے بل گر پڑے۔ اور عالم نزع میں آسمان کی طرف منہ کر کے یہ کہا کہ "فزت ورب الکعبۃ" یعنی قسم ہے کعبہ کے خدا کی۔ میں آج اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

اسی طرح حرام بن ملحان کے دیگر ستر ساتھی مبلغانِ اسلام بھی ظالم حاکم کے ہاتھوں شہید ہو کر اپنی مرادوں کو پہونچ گئے اب جائے انصاف ہے۔ کہ ان حالات کے ہوتے ہوئے اسلام کی اشاعت کو کسی جبر و اکراہ پر محمول کرنا غضب نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ کاش! مخالفین اسلام اپنے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر غور کریں۔ کہ ان کا دعوےٰ کہاں تک درست ہے۔

یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے۔ ایمان لانے والوں کو قید کیا جاتا ہے مبلغین اسلام کو قتل اور سولی دیا جاتا ہے۔ حضرت بلالؓ جیسے عاشقان توحید کو گرم ریت پر لٹا کر اوپر گرم پتھر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح دین محمدی کو چھوڑ دیں۔ مگر کفار ناکام رہتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی فطرتی صداقت اور طبعی حقانیت دلوں پر مستولی ہے۔ نیز مخالفین اسلام کے علاوہ خود مسلمان بھی اپنی جگہ پر سوچیں۔ کہ ان کے اسلاف تبلیغ اسلام کی خاطر کس قدر قربانیاں کر گئے۔ اور آج ہم ان کے نام لیوا کیا کچھ کر رہے ہیں۔ آہ! آج ہماری غفلت سے اسلام کا وہ پودا کملایا جا رہا ہے جسکو صحابہ کرام نے اپنے خون سے سینچا تھا۔ اللہ اللہ! وہ مسلمان بھی تھے جو تبلیغ اسلام کیلئے خوشی خوشی سولی پر چڑھ جایا کرتے تھے۔ یا آج ہم ہیں کہ کفار کو اپنے باطل مذہب کا پرچار کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ لیکن بھولے سے بھی تبلیغ اسلام کا نام نہیں لیتے اپنے مسلمان بھائیوں کو مرتد ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں لیکن ہم میں اتنا درد نہیں کہ ان کو واپس ہی لانے کی کوشش کریں کاش! مسلمان اپنی حالت پر غور کریں۔ (از مسلم راجپوت)

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ دارالامان کا یہ ہفتہ خدا تعالےٰ کے فیوض اور برکات کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ رمضان شریف کا آخری عشرہ ہے۔ بہت سے احباب مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور روز و شب خدا تعالےٰ کی عبادت۔ دعا اور تلاوت قرآن مجید میں گذر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کے لئے ان کا یہ مجاہدہ بابرکت کرے۔ آمین۔

۲۔ مسجد اقصیٰ میں حضرت حافظ روشن علی صاحب کا درس قرآن رمضان میں قرآن کریم کے نزول کی حقیقت کا سماں باندھ دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس قرآن خواں کو قرآنی حقائق و معارف بیان کرنے کا خاص ملکہ اور مذاق دیا ہے۔ خدا اسے سب سننے والوں کے لئے سود مند بنا دے آمین۔

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت بھی الحمدللہ اچھی ہے۔ آپ ایک لطیف علمی تصنیف کر رہے ہیں۔

۴۔ تحفۂ کابل فارسی طیار ہو گیا ہے۔ صرف چند کاپیاں باقی رہ گئی ہیں۔ اللہ کے فضل سے امید ہے۔ کہ یکم مئی تک غایت کار عید تک انشاء اللہ ضرور طیار ہو جائے گا۔ احباب کو چاہیئے کہ درخواستیں بھیجدیں۔ تحفۂ کابل اردو بھی ساتھ ہی طیار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

وصیت نمبر ۲۰۰۱۹

میں فیض بتول عرف دولت بی بی زوجہ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان قوم شیخ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد بصورت زیورات مبلغ ایک ہزار روپیہ کی ہے۔ میں اس جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ اسکا ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو اپنی زندگی میں انشاءاللہ ادا کر دوں گی۔ اس کے علاوہ اگر اور کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۳ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میری یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد ابراہیم علی	نشان انگوٹھا موصیہ	یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان شوہر موصیہ ۶؍اگست ۱۹۲۳ء

مکرر یہ کہ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا نہ کر سکوں یا اسکا کوئی جزو باقی ہو تو صدر انجمن کو اختیار ہو گا کہ میرے ورثا سے وہ باقی روپیہ وصول کرے۔ العبد نشان انگوٹھا گواہ شد

گواہ شد	گواہ شد
شیخ محمد ابراہیم علی بقلم خود	یعقوب علی شوہر موصیہ بقلم خود

مکتوبات امام علیہ السلام

مکرمی السلام علیکم ۔ آپ کے سوالات کے جواب میں حضور فرماتے ہیں ۔

عدل اور رحم جو ہیں ۔ یہ اسی طرح ایک وقت میں اکھٹے ہوتے ہیں ۔ کہ جس وقت انسان بے رحم کرتا ہے ۔ اسوقت وہ عدل بھی کر رہا ہوتا ہے ۔ بغیر عدل کے رحم ہو بھی نہیں سکتا ۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ عدل انسان کرے اور رحم نہ کرے ۔ پس عدل رحم کے بغیر ہو سکتا ہے ۔ مگر رحم عدل کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔ عدل کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں کہ کسی کا حق نہ مارے ۔ یا کسی کو اس کے استحقاق سے زیادہ سزا نہ دے ۔ یا اور متخاصمین جو ہیں ۔ ان میں سے کسی کا حق کسی کو نہ دلوادے ۔ ان تینوں صورتوں میں سے اگر تو یہ صورت ہے کہ دو جھگڑنے والوں ہی سے ایک کا حق کسی اور کو دلوایا جائے ۔ خواہ رحم کرے بھی تو یہ بے شک عدل کے خلاف ہے ۔ اور اگر کسی کا حق مار لیا جائے ۔ جتنا بدلہ اس کو دینا تھا ۔ اتنا اس کو نہ دیا جائے ۔ تو یہ بھی عدل کے خلاف ہے ۔ مگر ان میں رحم کا کوئی تعلق نہیں ۔ اور اگر کسی شخص کو اتنی سزا سے زیادہ سزا دی جائے ۔ جس کا کہ وہ مستحق تھا ۔ تو یہ عدل خلاف ہے ۔ مگر اس میں بھی رحم کا کوئی تعلق نہیں ۔ یعنی اگر کسی شخص کو جس قدر سزا کا وہ حقدار تھا ۔ اس میں سے کچھ معاف کر دی جائے ۔ تو اس میں رحم بھی ہے اور عدل بھی ہے ۔ اس لئے کہ عدل کے معنے یہ نہیں ہیں ۔ کہ کسی کو اس کے حق سے کم سزا دی جائے ۔ بلکہ عدل کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو اس کے نیک حق سے کم کیا جائے ۔ جو شخص کسی کا حق نہیں مارتا وہ عادل ہے ۔ پس جبکہ ایک شخص نے دوسرے کے قرضہ میں سے کچھ معاف کر دیا ہے ۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس نے اس کا حق مارا ہے ۔ پس وہ عادل ہے ۔ اور چونکہ اس نے جتنا اس سے لینا تھا ۔ اس سے کم لیکر چھوڑ دیا ہے ۔ اس لئے وہ رحیم ہے پس یہ بالکل غلط بات ہے ۔ کہ جو شخص رحیم ہو وہ عادل نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص رحم کر ہی نہیں سکتا ہے ۔ جب تک کہ وہ ساتھ عادل نہ ہو ۔ رحم اور عدل جو ہیں یہ بالکل جڑی ہوئی چیزیں ہیں ۔ جو شخص رحم کرنا چاہے ۔ وہ بغیر عدل کے رحم نہیں کر سکتا ۔

یہ جو سوال ہے ۔ کہ خدا شیطان سے زیادہ طاقتور ہے ۔ یا شیطان زیادہ طاقتور ہے یہ بالکل عبث سوال ہے ۔ اس لئے کہ طاقت کا پتہ قضاً سے لگتا ہے ۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ ارادہ کرے کہ میں فلاں کا کام کروں اور وہ نہ کرسکے اور باوجود کوشش کے نہ کرسکے تو ہم یہ کہینگے ۔ کہ وہ شخص کمزور ثابت ہوا ۔ لیکن اگر وہ شخص یہ نہ فیصلہ کرے کہ میں ضرور اس کام کو کروں ۔ بلکہ وہ ایک دوسرے شخص پر چھوڑ دے اور اس کو قدرت دیدے کہ وہ چاہے تو کام کرے ۔ چاہے تو نہ کرے ۔ اب اگر دوسرا شخص جو ہے اگر کام کرے تو بھی یہ طاقتور ثابت ہوگا ۔ اگر نہ کرے تب بھی یہی طاقتور ثابت ہوگا ۔ کیونکہ اگر اس نے کیا ہے تو اس کی دی ہوئی قدرت سے نہیں کیا ۔ یہ دونوں قدرتیں اس کی طرف سے اس کو ملی ہوئی تھیں ۔ اگر اسلام اس بات کا مدعی ہو ۔ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جبراً نیک بنانا چاہتا ہے ۔ اور دوسری طرف شیطان لوگوں کو جبراً بد بنانا چاہتا ہے ۔ لیکن باوجود اس کے یہ لوگ بد ہوتے جاتے ہیں ۔ اور نیک نہیں ہوتے تو بیشک ماننا پڑیگا ۔ کہ خدا کمزور ہے ۔ اور شیطان طاقتور ہے ۔ لیکن اسلام کا یہ دعوےٰ نہیں ۔ بلکہ اسلام کا یہ دعویٰ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ۔ اور اس کو عقل دی اور نیک ضمیر دی ۔ اور اس کو قدرت دی اور پھر وحی نازل کی ۔ اور اسکو کہا اگر تو اپنی قدرت کے ذریعہ سے اپنی اور ضمیر کی اعانت کے ساتھ میری وحی کو دریافت کرکے ۔ اس کے مطابق چلیگا تو میں تجھکو نیک بدلے دونگا ۔ حتیٰ اگر تو اپنی قدرت کے ذریعہ سے اپنی عقل اور ضمیر کو غلط طور پر استعمال کرکے میری وحی کو چھپانے کی کوشش کریگا ۔ یا اس کو مان کر اس پر عمل کرنے سے گریز کریگا ۔ تو بھی تجھکو سزا دونگا ۔ تو اس صورت میں اگر بندے گنہگار رہتے ہیں ۔ تو خدا تعالیٰ کی طاقت پر کیا الزام آیا ۔ زیادہ سے زیادہ اس صورت میں یہ مانا جائیگا ۔ کہ بہت سے بندے خدا تعالےٰ کی باتوں کی نسبت شیطان کی باتوں کو زیادہ مانتے ہیں ۔ پس اگر الزام آئیگا تو ان پر ۔ خدا تعالےٰ کی طاقت پر تو اس سے کوئی الزام نہیں آئیگا ۔ خدا تعالےٰ کی طاقت پر تبھی الزام آتا جب دل وہ فیصلہ کرتا کہ یوں فیصلہ کردونگا ۔ اور پھر نہ کرتا ۔ والسلام

خاکسار

رحیم بخش قادیان ۲۲ جنوری ۱۹۲۴ء

تحفۂ رمضان

قرآن کریم کی تلاوت کی اصل غرض عمل ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت مومن کی سعادت ہے ۔ اور ہر مسلمان اس سعادت کو حاصل کرنا ضروری سمجھتا ہے ۔ مگر اسمیں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی **اصل غرض عمل** ہے اور عملی قوتوں کا نشوونما اسوقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہو

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہیں نے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا ۔ جس کے دس پارے ، شائع ہو چکے ہیں ۔ اس میں بامحاورہ ترجمہ اور حاشیہ میں تفسیری نوٹ دئے گئے ہیں ۔ اس ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت عظمت اس کی اعجازی قوت اور روحانی تصرفات کو ظاہر کیا گیا ہے ۔ مخالفین اسلام کے اعتراضوں کے جوابات دئے گئے ہیں ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یہ سب سے پہلا ترجمۃ القرآن ہے ۔ ہدیہ فی پارہ عصر لیکن رمضان شریف کیوجہ سے اکھٹے دس پارے لینے والوں کے لئے بجائے دس روپیہ کے صرف چار روپے میں بھیجا جاویگا ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار یہ رعایت آخر شوال ۱۳۴۲ھ تک رہیگی ۔

کچھ اور بھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کی پانچویں اور چھٹی جلد ایک روپیہ کے بجائے ۱۲ار میں بھیجی جاوے گی ان ہر دو جلدوں میں سے ایک میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے نام خطوط ہیں اور دوسری میں حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن رضؓ کے نام بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں ۔ جلد خرید لیجئے ۔

اکسیر الاجسام

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مہربانی فرماکر ناظرین اخبار الحکم وخریداران اکسیر الاجسام کی آگاہی کے لئے مندرجہ ذیل سطور درج اخبار کرکے بندے کو مشکور فرمائیں ۔

اکسیر الاجسام کی خریداری کے متعلق درخواستیں معینہ تعداد تک میرے پاس نہیں پہونچ سکیں ۔ اور موسم بھی تقریباً اختتام پذیر ہونے کو ہے ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت تک اشتہار کی چھپائی پر جس قدر خرچ آچکا ہیں اس کا متحمل ہو سکوں ۔ مگر میرا ضمیر اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا ۔ کہ ان طباعت وغیرہ کے اخراجات کو دوائی میں کسی قسم کی خیانت کرکے پورا کروں ۔

لہذا خریداران اکسیر الاجسام جن کی درخواستیں اس وقت میرے پاس پہونچ چکی ہیں ۔ وہ مطلع رہیں کہ اگر زیادہ سے زیادہ ۷ رمئی تک بھی درخواستوں کی تعداد پوری نہ ہو سکی ۔ تو میں امسال دوائی تیار نہ کرسکوں گا ۔ انہیں آئندہ سال کا انتظار کرنا پڑیگا

والسلام

خاکسار

منیجر اکسیر الاجسام

مجاہد مصر اور مہاراجہ کپورتھلہ

مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ اپنی سیاحت حالیہ کے دوران میں مصر پہونچے۔ مجاہد مصر نے ان کے فرودگاہ سیمر امس ہوٹل میں جاکر ملاقات کرنے کی کوشش کی مہاراجہ صاحب کو انہوں نے جماعت کی طرف سے خوش آمدید کا خط لکھا۔ مگر وقت اتنا کم تھا کہ ملاقات نہ ہو سکی۔ مہاراجہ صاحب بہادر کے پرائیویٹ سیکرٹری نے شکریہ کا خط لکھا۔ اور مہاراجہ صاحب بہادر کی طرف سے خیر مقدم کا شکریہ کرنے کے بعد اپنی فوری روانگی کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکنے کا افسوس کیا۔ مہاراجہ صاحب نے یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ سلسلہ کے سرگرم مبلغ ڈاکٹر صادق سے پیرس میں ملکر بہت خوش ہوئے تھے۔ مجاہد مصر نے ہز ہائینس کے لئے خیر مقدم جو ایڈریس لکھا تھا وہ حسب ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

بحضور سری مہاراجہ جگت جیت سنگھ بہادر مہاراجہ کپورتھلہ۔

سری مہاراج! آپ کے مصر میں قدوم میمنت لزوم سے ہم ممبران جماعت احمدیہ کو جسقدر خوشی ہوئی ہے اس کے ثبوت کیلئے یہ ایڈریس کافی ہے۔ جو ہم نہایت ادب سے آپکی بارگاہ عالی میں پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔

سری مہاراج! غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ احمدی جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ جس کا سیاست حاضرہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔ بلکہ سیاست حاضرہ کے خلاف ہمارے امام نے ہمکو یہ تعلیم دی ہے کہ ہم اپنے حاکموں اور بادشاہوں کے فرمانبردار اور مطیع رہیں۔ اور ان کی وفاداری جان و مال سے کریں۔ اور اس اصل کے ماتحت ہم نے حکومت انگریزی کی گذشتہ جنگ اور موجودہ فسادات ہند میں خدمت کی۔ جس کی وجہ سے بعض کوتاہ بین دشمن ہمارے دشمن ہو گئے۔ اور ہماری جماعت کو انہوں نے نقصان پہنچانے کی انتہائی کوشش کی مگر چونکہ ہماری جماعت ہمارے ایمان کے ماتحت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے۔ اس لئے ہمکو یقین ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو گرا نہیں سکتی۔

سری مہاراج! میں حضور کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے امام نے وفاداری کی روح جو اپنی جماعت میں پھونکی ہے۔ وہ صرف حکومت انگریزی کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ ہر حکومت کے لئے ہے۔ اس لئے حضور کی رعایا میں جو سینکڑوں احمدی نہایت امن سے رہتے ہیں۔ ان کی نسبت مجھکو یقین ہے۔ کہ وہ حضور کی حکومت کے ایسے وفادار شہری ہیں۔ جسقدر حضور کو اپنے نفس پر یقین ہو سکتا ہے۔ احمدی رعایا پر حوادث ایام کا اثر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ہر حالت میں خواہ سرکار عالی کے سامنے ہوں۔ یا تخت کپورتھلہ کے یقیناً فرمانبردار ہیں۔ اور مجھکو یقین کرنا چاہئے کہ ان میں سے جو بھی اس قابل ہو کہ ریاست ان سے کوئی مفید کام لے سکے۔ حضور والا! ان سے کام لیکر ان کی عزت افزائی کریں گے۔ اور یہ قدم ایسا قدم ہوگا کہ ریاست اپنے وفاداروں کی وفاداری میں مزید ترقی دے گی۔

سری مہاراج! اس لئے کہ احمدی جماعت کے سینکڑوں افراد ریاست کپورتھلہ میں عزت اور شرافت کی زندگی آپ جیسے محبوب مہاراجہ کے زیر سایہ بسر کر رہے ہیں۔ ہم ممبران احمدیہ قاہرہ کا فرض ہے کہ ان کی طرف سے آپ کا خیر مقدم اور شکریہ پیش کریں۔ ریاست کپورتھلہ اور احمدی جماعت کے تعلقات کوئی نئی بات نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح کے دادا صاحب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب جو کہ قادیان کے رئیس اور ایک زبردست طبیب تھے ان سے جب سکھوں نے ان کی املاک چھین لیں تو وہ بیگوال علاقہ ریاست کپورتھلہ میں ان تعلقات کیوجہ سے جو والیان ریاست سے ان کو تھے چلے گئے۔ اس کے بعد کبھی کوئی موقع ایسا نہیں آیا۔ کہ ان تعلقات میں کمی ہوئی ہو۔

سری مہاراج! جب کبھی بھی سرکار والا کی طرف سے اپنی ریاست کے انتظامات کے لئے کوئی نیا قدم اٹھا۔ احمدیہ جماعت نے ہمیشہ اس قدم پر مسرت آمیز نگاہ ڈالی ہے۔ اس کے معنے یہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کبھی تملق سے کام لیتی ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کا ہمیشہ یہ طریق رہا ہے کہ وہ اپنے صاحب نعمت کے سامنے صاف اور کھلے لفظوں میں عمدہ اور صاف راستہ پیش کرتی ہے۔ ہاں جہاں والی نعمت کا قدم بالکل صاف راستہ پر ہو وہاں اس کی نہایت ہی خوشی سے تائید کرتی ہے۔

گذشتہ سال جبکہ حضور والا مصر میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت ہم بعض موانع کیوجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ مگر اسوقت سری مہاراج نے جو ایڈریس مقام بھگواڑہ منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ سے سنا اور جس فراخ دلی سے سرکار والا نے اپنے قیمتی اوقات کو صرف کیا۔ اور اپنی رعایا کی عرضداشت سنی۔ اس پر سلسلہ احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار الحکم نے بہت ہی مسرت کا اظہار کیا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ اس وقت بھی جبکہ سری مہاراج مصر میں رونق افروز ہیں الحکم پھر حضور کے نئے حکم کو جو ۹ فروری ۱۹۲۷ء حضور عالی نے بادیان مذاہب کی توہین کو روکنے کے لئے جاری فرمایا ہے۔ شائع کرتے ہوئے ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جو سری مہاراج کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں۔ اگرچہ میں نے بہت سا وقت لیلیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ بادشاہوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں اور ان کی باریابی کم ہوتی ہے۔ اس لئے اس جرأت سے جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں عرض کرتا ہوں۔

اخبار الحکم سلسلہ احمدیہ کا سب سے پرانا اخبار ہے۔ اور اس کے ایڈیٹر میرے والد شیخ یعقوب علی صاحب ہیں۔ جنکو ہمیشہ ریاست کے کاموں سے دلچسپی رہی ہے۔ چنانچہ الحکم ۲۸ فروری میں لکھا ہے۔

"سری مہاراجہ جگت جیت سنگھ بہادر والی ریاست کپورتھلہ کی بیدار مغزی اور رعایا پروری کی بہت سی مثالیں پبلک میں آچکی ہیں۔ آپ کی عہد حکومت میں ریاست میں جو اصلاحات اور ترقی کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ وہ ہر طرح قابل قدر اور لائق تقلید ہیں۔ باوجودیکہ آپ سکھ مذہب کے پیرو ہیں۔ مگر بہ حیثیت مہاراجہ آپنے تمام قوموں کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے حال میں آپنے ایک جامع مسجد جو کپورتھلہ کی راجدھانی میں تیار ہو رہی ہے ایک بیش قرار رقم دیکر اپنی بے تعصبی کا کھلا ثبوت دیا ہے اب آپنے اپنی ریاست میں مذہبی مناظرات کی رو میں امن پیدا کرنے کیلئے ایک حکم دیا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو کل دنیا کی مذہبی دنیا میں امن کی فضا پیدا ہو جائے اور تمام قوموں میں اتحاد اور یگانگت مستحکم اصولوں پر قائم ہو جائے۔ اس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وقت میں گورنمنٹ ہند کو توجہ دلائی تھی۔ اور اس اصل کی طرف حضرت خلیفہ ثانی نے گورنمنٹ پنجاب کو بارہا توجہ دلائی ہے مگر یہ سعادت سب سے پہلے مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے لئے مقدر تھی۔ مہاراجہ صاحب نے یہ حکم نافذ کرکے ایک راستہ کھولدیا ہے"۔

پس ہماری جماعت کپورتھلہ راجدھانی سے ہمیشہ سے ایک گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس بنا پر ہم سری حضور کو پوری مسرت سے مصر کی زمین میں رونق افروز ہونے پر ویلکم کہتے ہیں۔

سری مہاراج! ہمارا مشن اسوقت ساری دنیا میں پھیل رہا ہے اور ہم نے لندن۔ جرمنی اور امریکہ میں اپنے مشن اپنی عمارتوں میں قائم کئے ہیں۔ اور وہاں مسجدیں بھی بنائی ہیں۔

ہمارا عزم ہے کہ ہم مصر میں بھی اپنا مشن قائم کریں۔ اگر ہمکو خدا تعالیٰ نے جلد ایسی توفیق دی تو ہم کسی دوسرے موقع پر سری حضور کو اپنے مشن میں دیکھ کر خوش ہوں گے۔

سری مہاراج! میں اس موقعہ پر ایک بات کہنے سے نہیں رک سکتا۔ سری مہاراج نے تقریباً ساری متمدن دنیا کی سیاحت کی ہے۔ سری حضور کی ریاست کے بہت ہی قریب قادیان بستی آباد ہے۔ جہاں سے ایک شخص نے یہ آواز دی ہے کہ میں اس زمانہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور دنیا کو پاپ کی گندگی سے نجات میرے ذریعہ سے ہوگی۔ سو دنیا میں اس شخص کے آنے سے ایک انقلاب آگیا۔ اور اس نے ہزاروں معجزات دکھائے۔ اس نے ہم کو یہ بتلایا کہ دنیا میں کبھی امن نہ ہوگا جب تک دنیا مجھکو قبول نہ کرے۔ اور اس نے کہا کہ وہ دن آئیگا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ اس شخص نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ یورپ کے بادشاہ دوکانوں تک میں چلے جاتے ہیں۔

کیا ہم حضور جیسے بیدار مغز مہاراج سے توقع نہیں رکھ سکتے کہ حضور کسی وقت قادیان میں رونق افروز ہو کر اس بستی کو دیکھیں گے جو آج ساری دنیا کو چیلنج کر رہی ہے اور دنیا کی قسمت کا فیصلہ اپنی وابستگی سے بتلا رہی ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ سری مہاراج ضرور اپنے قیمتی وقت میں سے ایک حصہ نکالکر اس زمین کو بھی دیکھیں گے۔ جو حیرت انگیز ہی نہیں بلکہ معجزانہ ہے۔

سری مہاراج! میں نے آپ کے قیمتی وقت سے بہت حصہ لے لیا اور میں اس کے لئے حضور کا از حد شکر گذار ہوں۔ میں حضور کے اقبال اور طوالت عمر کے لئے دعا کرتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ حضور کو اپنی رعایا کے سر پر دیر تک سلامت رکھے۔ اور ریاست کی بہتری کے بہت سے موقعے دے۔ حضور کو اپنی زندگی میں کوئی صدمہ نہ دکھائے ؁

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

میں ہوں آپکا وفادار خادم شیخ محمود احمد احمدی احمدیہ مشنری قاہرہ

اکسیر الاجسام
یا
کیمیائے بدن

فاحفظہ فانہ من الاسرار المخفیۃ

چند دوستوں کی سفارش سے میں نے بفضل خدا دوایات کا سلسلہ شروع کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ اکسیر الاجسام ہوگی۔ جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلامبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانے والی اور دوائی اس کے برابر دنیا میں کم میسر ہو سکے گی۔ بلاریب یہ ضعف ہضم کو زائل کر خون صالح پیدا کرتی اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے۔ خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو۔ دودھ جس قدر بھی پیا جادے ہضم ہو جاتا ہے اس کے چند دنوں کے کھانیسے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت عزیزی ہے۔ دماغ دل و جگر اور گردہ و مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اس کے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑیگی یہ دوائی سینکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے۔ قیمت فی شیشی جس میں فقط تین رتی دوائی ہوگی مبلغ دس روپے ؎ علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ مقدار خوراک یک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اس کے لئے ہرگز درخواست نہ کریں

ضروری گذارش } چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت دقت طلب ہیں۔ اس لئے جب تک میرے پاس کم از کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائینگی۔ میں دوائی تیار نہ کرسکوں گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جائے۔ بلکہ اس سے میرا منشا محض درخواست خریداری سے ہے۔ کیونکہ یہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو آج تک سینہ بہ سینہ چلی آئی ہے۔ جس کی تین رتی تمام عمر کے لئے کفایت کرسکتی ہے۔ اللہ تعالٰے علیم ہے میں نے (بمقابلہ فوائد اور محنت کے) اس کی قیمت کے تعین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی تیار ہو کر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔ درخواستیں سردست دفتر "الحکم" کے پتہ پر آنی چاہئیں ؛

المشتہر

مینیجر اکسیر الاجسام دفتر الحکم تراب منزل قادیان

سیرۃ المھدی } بہت جلد چھپکر دفتر میں آنے والی ہے۔ اس لئے احباب بہت جلد درخواستیں دفتر الحکم کے پتہ پر روانہ کردیں۔ **مینیجر اخبار الحکم قادیان**

مشکلیں آسان ہوئیں کہ درد جب جاتے رہے

(حاشیہ: بادہ ادر شفا ۔۔۔ ترنا کو اور شفا پاؤ۔ سبحان ۔۔۔ اثناء اور شفا پاؤ)

۱۔ **معجون شاہی یا اکسیر جریان**:۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالٰے نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقع ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بداعتدالیوں۔ اور غلط کاریوں کے جملہ بد نتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے قیمت فی پاؤ عہ

۲۔ **روغن اکسیر اعصاب**:۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ

۳۔ **کشتہ طلاء**:۔ جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اس کی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے۔ جو کہ یہ ہے۔ سونا دل۔ دماغ۔ حرارت عزیزی کو تقویت دینے والا فہم اور فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا۔ امراض سوداوی خفقان توحش ہم غم حزن۔ جنون دوار صرع کو نفع دینے والا۔ ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے۔ اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ قیمت فی تولہ عہ اور سینکڑہ خوراک ے

۴۔ **حب مقوی اعصاب**:۔ یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کے لئے اکسیر ہیں۔ باقاعدہ مسہلوں کے بعد مایوس العلاج مریض نقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ عہ ایک روپیہ میں ۱۶ گولی

۵۔ **اکسیر سوزاک**:۔ سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ

۶۔ **سرمہ مروارید ی**:۔ یہ سرمہ بصارت کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کے لئے اکسیر از سر نو نور بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے نگروں کیلئے بھی نہایت مفید ہی کیوں نہ ہو نہایت قیمتی اجزا مروارید اور مامیران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رض بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کراتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی۔ ادویہ بیمار دل کے لئے مفید ہوگی۔ (مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ